

قرآن مجید سیکھنے کا جدید ترین اسلوب

معانی

القرآن الکریم

(لفظ بہ لفظ، رواں اردو ترجمہ)

بائیں اور دائیں کی تکنیک سے قرآن مجید سے مستند معانی
و مطالب سیکھنے اور سکھانے والے اساتذہ، طلبہ اور والدین کے لیے

ترجمہ

مولانا محمد عبد الجبار

حافظ صلاح الدین یوسف



عرض ناشر

آج انسانیت کے پاس قرآن مجید کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں جسے پورے یقین اور شرح صدر کے ساتھ الہامی اور مملو قرار دیا جاسکے۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل سے امت کو بلندی حاصل ہوتی ہے اور اس سے غفلت برتنے سے لاپتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے دنیا کی مختلف زبانوں اور زمانوں میں اس کے سو سے زائد تراجم ہو چکے ہیں جن میں ایک ممتاز زبان اردو بھی ہے۔ اردو زبان میں قرآن مجید کے اولین دو تراجم 1805ء کے قریب شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے دو فرزندوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کیے اور یہ سلسلہ دعوت اور مرحلہ خیر الہی تک جاری و ساری ہے۔ اردو زبان میں سیکڑوں مکمل اور ایک ہزار کے قریب نامکمل تراجم قرآن کی موجودگی میں ایک نئے ترجمہ قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کے جواب میں یہ کہنا کافی ہوگا کہ ایک طالب قرآن کے فہم اور سہولت کے لیے دارالسلام کے اس تازہ ترجمے میں درج ذیل خصوصیات کا التزام کیا گیا ہے:

• عربی الفاظ کے مفہوم کے قریب تر اردو الفاظ کا انتخاب۔

• متداول تراجم میں قرآن مجید کے جن حروف کو نظر انداز کیا گیا ہے، ان کے مکمل ترجمے کا اہتمام۔

• اردو ترجمے میں ادق اور مشکل الفاظ و تراکیب کے بجائے سادہ اور سلیس الفاظ کا استعمال۔

• شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے فارسی اور ان کے دو نامور صاحبزادوں کے دو اردو تراجم کو اس ترجمہ قرآن کی اساس بنایا گیا ہے۔

• ترجمے میں عربی زبان کے قواعد صرف و نحو کی پابندی اور علم بلاغت، معانی اور بیان کا لحاظ۔

• اردو کا سہل ممتنع اسلوب۔

• ترجمے میں آیات کی شان نزول، مقامات و ماحول اور جغرافیائی اور معاشرتی حالات کی نزاکتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

• یہ پہلا ترجمہ قرآن ہے جس میں پیشرو علمی اور لغوی مصادر کے علاوہ جید علمائے کرام کی ایک ٹیم نے مشاورت فراہم کی ہے۔

• یہ ترجمہ زبان میں سادہ، مفہوم میں کامل، اسلوب میں دل نشیں، عربی متن کے قریب اور ہر عمر کے باذوق قارئین کے لیے نہایت مفید اور نافع ہے۔

بجود حق اشاعت دار السلام ممنون ہیں



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض 11416 سعودی عرب فون: 4033962-403432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyaadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

- الرياض، اعلیٰ: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • الملز: فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سوہم: فون: 2860422 01
- مندوب الریاض: موبائل: 0505196736-0503459695 • قسیم (بریدہ): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
- مکہ مکرمہ: موبائل: 0506640175-0502839948 • مدینہ منورہ: فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
- جعدہ: فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الفیر: فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
- صنعاء: فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • فیس مشین: فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328
- شام: فون: 65632623 00971 6 • بحرین: فون: 7220419 001 713 • نیویک: فون: 6255925 001 718
- لندن: فون: 208 539 4885 • آئرلینڈ: فون: 2 9758 4040

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوزروم)

36۔ لوزنل، سیکریٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 0322-8484569 موبائل: 7354072 فیکس: 0092 42-7324034-7240024-7232400-7110081

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

لاہور: غزنی سٹریٹ، اردو بازار فون: 7120054 فیکس: 7320703 موبائل: 0321-4439150

• مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن فون: 7846714 موبائل: 0321-4156390

• Y-260 پلاک کرش ایریا بلیئر III ڈسٹریکٹ، لاہور فون: 042-5692610-11 موبائل: 0321-4212174

• اسلام آباد: F-8 مرکز، فون/فیکس: 051-2281513 موبائل: 0321-5370378

• کراچی: (D.C.H.S / 110,111-Z) مین طارق روڈ، ڈائمن ہال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی

فون: 021-4393936-7 فیکس: 4393937 موبائل: 0321-2441843

Darussalamkhi@darussalampk.com

اُردو ترجمے کی یہ نازک اور گرانبار ذمہ داری ادارے کی علمی کمیٹی کے چیئرمین مفسر قرآن فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اور ادارے کے سینئر ریسرچ سکالر مولانا محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ کی محنت شاقہ اور علمی رسوخ کا نمونہ ہے۔

ترجمہ قرآن کی تصحیح و تنقیح اور پروف ریڈنگ کی ذمہ داری ریسرچ سیکشن کے رفقاء مولانا منیر احمد رسولپوری، حافظ محمد آصف اقبال، مولانا محمد امین ثاقب، حافظ اقبال صدیق مدنی، مولانا محمد عثمان منیب اور مولانا سلیم اللہ زمان رحمہم نے احسن طریقے سے نبھائی اور اس کے فنی مراحل ڈیزائننگ میں ہارون الرشید، محمد عامر رضوان اور اسد علی، کمپوزنگ میں اخلاص الحق ساجد اور محمد جاوید نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دارالسلام اپنے روز تاسیس سے کتاب و سنت کی تعلیمات کو جدید ترین اسلوب میں پیش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ تراجم قرآن ہوں یا تفاسیر، یا قرآنی موضوعات پر تحقیقی اور مستند نگارشات، الحمد للہ! دنیا کی بارہ زبانوں میں سیکڑوں کتابیں طبع ہو کر لاکھوں متلاشیان حق کی راہنمائی کا فریضہ ادا کر رہی ہیں۔ قرآن مجید کے موجودہ ترجمہ کو ہم نے طالبان قرآن کے لیے مفید اور نافع بنانے کے لیے حتی المقدور ایک اجتماعی کوشش کی ہے۔ اس امر پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ ممکن نہیں بلکہ صرف ترجمانی ہی کا امکان ہے۔ اس لیے ہم اہل علم سے ملتے ہیں کہ وہ اگر کسی مقام پر ہمارے ترجمے میں کوئی نقص، کمزوری یا جھول محسوس فرمائیں تو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ طباعتوں میں اس کی درستی کی جاسکے۔ ادارہ اس حسن تعاون کے لیے ممنون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کے لیے دارالسلام کے جملہ علماء، محققین اور معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اسے عامۃ المسلمین میں قرآن فہمی کا موثر ذریعہ بنائے۔ (آمین یا رب العالمین)

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک بنجاہد

مدیر: دارالسلام الریاض، لاہور
ربیع الاول 1426ھ / مئی 2006ء



حرفِ اول

حضرت آدم علیہ السلام آسمان کی بلندیوں سے فرشِ زمین پر تشریف لائے تو ان کے پاس اپنی ذریت کے لیے ہدایت کا ایک نسخہ بھی تھا۔ پھر قافلہٗ انسانیت کے لیے مختلف زمانوں اور زمینوں میں ہزاروں انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث ہوئے اور ان پاکیزہ صفت انسانوں میں چند وہ بھی تھے جنہیں وحی پر مشتمل کتابیں اور صحیفے عطا کیے گئے۔ بالآخر یہ سلسلہ وحی غارِ حرا کی وحی "المزما" کے آغاز سے شروع ہوا اور تکمیلِ دین و شریعت، اتمامِ نعمت اور انتخابِ دین اسلام پر ختم ہو گیا۔ یوں قرآن مجید خاتمِ الوحی بھی ہے اور قیامت تک انسانوں کو جادہٗ توحید اور اطاعتِ رسول کے جملہ لوازم سے باخبر اور آگاہ کرنے والا صحیفہ بھی۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل مختلف آسمانی مذاہب کے پیروکار اپنی کتابوں کے متن کھو چکے تھے اور ان پر عمل کا کوئی مبسوط اور منضبط نقشہ کار ان کے پاس موجود نہ تھا۔ قرآن مجید کی حقانیت و جامعیت تو اپنی جگہ واضح، مگر اس کے متن کا کسی تحریفِ لفظی سے پاک ہونا صحائفِ آسمانی کی تاریخ کا سب سے بڑا اعجاز ہے۔

قرآن مجید نے اپنے برحق ہونے کی خود صداقت فراہم کی ہے۔ اس کے احکام پر مبنی معاشرہ اور ریاست خود عہدِ نبوی میں قائم ہو گئی۔ قرآنی احکام کو ایک مکمل عملی تفسیر میسر آئی۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت کے فرائض ثلاثہ بھی یہی تھے کہ انسانیت کے سامنے آیاتِ الہی کی تلاوت کی جائے، ان کے ذریعے سے نفوسِ انسانی کا تزکیہ کیا جائے اور انھیں نفسِ فساد کی ساری کٹافٹوں اور کدورتوں سے محفوظ کر کے نفسِ مطمئنہ کے درجے پر فائز کیا جائے۔ تاریخ اسلام کے اوراق اس امر کی شہادت فراہم کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت قرآن کی تفسیر پر مشتمل ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے بھی اس کے معروف و منکر کو اس درجہ سمجھ لیا کہ پھر اپنی زندگیوں کی کامل شہادت اس کے لیے پیش کر دی۔

قرآن مجید اپنے پڑھنے اور ماننے والوں کے سامنے بہت سے مطالبات اور تقاضے پیش کرتا ہے۔ اولاً یہ کہ قرآن مجید کو وحی حق پر مشتمل اور مُنَزَّلَ مِنَ اللّٰہ تسلیم کیا جائے۔ اس کے احکام پر شرح صدر کے ساتھ ایمان لایا جائے۔ اس کے متن میں جن صفات المؤمنین کو بیان کیا گیا ہے ان پر صدقِ دل کے ساتھ عمل کیا جائے اور انہی کی روشنی میں اپنی سیرت سازی کی جائے۔ اسی باعث اس کے ادب و احترام کے بہت سے لوازم بیان کیے گئے ہیں۔ آج انسانیت کے پاس یہ واحد صحیفہ آسمانی ہے جس سے منشاءً الہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کو تجوید و قراءت کی پوری پابندیوں کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے اپنے مخاطبین کو قرآن فہمی کے مختلف وسائل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآنی آیات میں مسلسل غور و فکر اور تدبر و تفحص کے نتیجے میں اس کے حکیمانہ نکات سمجھ میں آتے

وضاحت پیدا ہو گئی ہے۔ نیز الگ الگ ٹکڑوں کے ترجمے کے التزام کے باوجود تسلسل بیان مجروح نہیں ہونے پاتا۔ اس میں تمام تر حروف کی معنویت کو برقرار رکھتے ہوئے ضما کے ترجمے اور اسماء و افعال کی صرفی اور نحوی صورتوں کا پورا لحاظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ قرآن کی اس کوشش میں اسلاف کے علمی منہج سے کما حقہ استفادہ کیا گیا ہے اور اصول سہولت مد نظر رکھنے کی وجہ سے ایک عام اردو خواں قاری بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتا ہے۔ نیز دینی مدارس اور ترجمہ قرآن کے حلقوں اور کلاسز کے اساتذہ اس کوشش سے اپنے اسباق کو آسان، پرکشش اور مفید بنا سکتے ہیں۔ دارالسلام کی ٹیم نے اس ترجمہ قرآن کی پیشکش میں جس ہنرمندی، ٹیکنالوجی اور عقیدت کو سمویا ہے، اس کے باعث یہ پیش کش ایک معیاری اور مثالی شکل اختیار کر گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ترجمہ قرآن کی یہ کاوشیں فہم قرآن کے مختلف تجربات کو اب ایک تحریک کی شکل دیں گی۔ اس طرز کے علمی کام سے مسلکی اور گروہی تعصبات کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔ دارالسلام نے اس ترجمے کی پیشکش اور طباعت میں جس احساس جمال اور ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی اس سائنٹفک ترجمانی کو عامۃ المسلمین کے لیے نافع بنائے۔ آمین یا رب العالمین!

پروفیسر عبدالجبار شاہ

(بیت الحکمت، لاہور)

12 ربیع الاول 1426ھ



کچھ ترجمہ قرآن کے بارے میں!

راقم نے جب قرآن مجید کے تفسیری حواشی تحریر کیے جو ”تفسیر احسن البیان“ کے نام سے شائع ہوئے تو اس وقت ”دارالسلام“ الریاض کے رفقاء نے ترجمے کے لیے مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ کا وہ ترجمہ منتخب کیا جو تفسیر ابن کثیر کے اردو ترجمے کے ساتھ چھپا ہوا ہے تاہم اس میں بہت سے مقامات پر اصلاح زبان و بیان کر لی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ”تفسیر احسن البیان“ کو قبول عام سے نوازا اور ہر حلقے میں اسے پسند کیا گیا، حتیٰ کہ علماء نے بھی اس کی تحسین اور راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ لیکن اکثر علماء نے اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اظہار ہی نہیں بلکہ اصرار کیا کہ ان تفسیری حواشی کے ساتھ ترجمہ بھی نیا لگایا جائے۔ موجود ترجمہ گو زبان و بیان کے اعتبار سے زیادہ پرانا نہیں ہے لیکن بعض مقامات پر ضرورت سے زیادہ با محاورہ ہونے کی وجہ سے اس میں قرآنی متن سے بہت بعد نظر آتا ہے۔ یہی بات دینی مدارس میں زیر تعلیم بعض طلبہ و طالبات کی طرف سے بھی ہم تک پہنچی اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترجمے کے لیے ہمیں دوسرا قرآن دیکھنا پڑتا ہے۔

علماء اور طلباء، دونوں کی یہ باتیں ایک تو حقیقت کے قریب تھیں۔ دوسرے ان میں قرآن فہمی کے جذبے کی کارفرمائی تھی۔ اس لیے راقم نے ”دارالسلام“ لاہور کے منتظم اعلیٰ عزیز گرامی حافظ عبدالعظیم اسد سلمہ اللہ تعالیٰ و بَارَكَ فِيْ عُمْرِهِ وَاٰلِهِ وَاٰلِهِ سے اس کا تذکرہ اور مذکورہ حضرات کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی بابت مشورہ کیا، تو انہوں نے بھی اس کی تائید کی اور کہا کہ اس سے ادارے کی ایک بہت بڑی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور یوں انہوں نے بھی اس پر اپنی آہٹ کی اور تعاون کا نہ صرف اظہار کر دیا بلکہ محبت و مشفق گرامی جناب عبدالملک مجاہد رحمہ اللہ سے بھی اس کی منظوری لے لی۔ اس طرح ان دونوں حضرات کے مخلصانہ جذبہ و تعاون اور حوصلہ افزائی سے اس راہ کا پہلا سنگ گرا، الحمد للہ دور ہو گیا اور ایک نیا ترجمہ کرنے کا عزم کر لیا گیا۔

آغاز کار میں باہمی مشاورت سے یہی طے پایا کہ لفظی ترجمہ کیا جائے، کیونکہ ترجمے کی ضرورت ہی اس لیے محسوس کی گئی کہ پہلے تفسیر کے ساتھ جو ترجمہ لگا ہوا ہے وہ لفظی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں راقم کے خیال میں بھی قرآن فہمی کے لیے لفظی ترجمہ ہی عوام کے لیے مناسب رہتا ہے۔ با محاورہ ترجمے سے جو کلام الہی کی ترجمانی ہوتا ہے زیادہ سلیس و رواں ہونے کی وجہ سے قرآن کا مفہوم تو بآسانی سمجھ میں آ جاتا ہے، لیکن اس رواں دواں ترجمے کو بار بار پڑھنے کے باوجود پڑھنے والے کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن کے فلاں لفظ کا ترجمہ کیا ہے اور فلاں کا کیا۔ یوں عمر بھر قرآن خوانی اور ترجمہ خوانی کے باوجود وہ

یہ ترجمہ زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔

اس میں اصل کامیابی اور معیار کا تناسب کتنا اور کیسا ہے۔ اس کا فیصلہ اب قارئین کرام اور علمائے عظام ہی نے کرنا ہے۔ ہم نے اپنی حد تک صحیح سے صحیح تر بات کے اختیار کرنے میں اور مناسب سے مناسب تر الفاظ و اسلوب کے اپنانے میں پوری سعی و کوشش کی ہے۔ ہر مشکل مقام کو جو قدم قدم پر عنایا گئے ہوئے رہے، ہم نے جدید و قدیم تفاسیر و تراجم کی روشنی میں دیکھا، ایک ایک لفظ پر گھنٹوں صرف کیے اور تفاسیر و تراجم کے علاوہ لغات و شروحات حدیث کی کتابیں بھی کھنگالیں اور اکثر پھر باہم مشورے سے اللہ تعالیٰ جو کچھ بھجاتا، اسے تحریر کرتے رہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کام میں مولانا موصوف کی معاونت، رہنمائی اور محنت نہ ہوتی، تو یہ کام اتنی جلدی بھی نہ ہوتا اور شاید اتنا باوثوق اور معیاری بھی نہ ہوتا، جتنا ہمارے خیال میں یہ اس وقت ہے۔ اس اعتبار سے اس ترجمہ القرآن میں مولانا موصوف راقم کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور راقم ان کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے رفاقت، معاونت اور رہنمائی کا پورا حق ادا کیا ہے۔ جزاء اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة۔

ہر مترجم اپنے ترجمے کی بابت یہ وضاحت ضرور کرتا ہے کہ اس میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔ اس ترجمے کی بابت بھی اہل علم کے ذہن میں یہ سوال آئے گا کہ اس ترجمے کی کیا امتیازی خصوصیات اور خوبیاں ہیں۔ تو واقعہ یہ ہے کہ آج سے تقریباً 5 سال قبل (2000ء میں) جب یہ ترجمہ کیا گیا تھا، اس وقت اسے تفسیر ”احسن البیان“ کے ساتھ لگانا مقصود تھا۔ اسی لیے اس ترجمے کے ساتھ ساتھ ”احسن البیان“ پر بھی حسب ضرورت نظر ثانی اور ترمیم و اضافہ کیا تھا۔ یوں تفسیر مذکور کا بھی ایک نیا ایڈیشن تیار ہو گیا، جو حسب مشیت الہی کبھی نہ کبھی شائع ہوگا، فی الحال اس اضافہ شدہ ایڈیشن کی اشاعت بعض اسباب کی بنا پر رکی ہوئی ہے۔ ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن۔

اُس وقت ٹھیکہ لفظی ترجمہ کیا گیا تھا، یعنی سوائے ان مقامات کے جہاں تحت اللفظ ترجمہ ممکن نہیں تھا، ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے ہی کیا گیا تھا، حتیٰ کہ اس کی خاطر اردو کے معروف اسلوب کو بھی نظر انداز کر دیا گیا تھا، لیکن اس کی اشاعت کی نوبت ہی نہیں آئی۔ جن احباب کے علم میں یہ کام تھا، ان کی طرف سے اس کی اشاعت کا مطالبہ ہوتا رہتا تھا، ان کے اصرار پر ادارے نے یہ پروگرام بنایا کہ فی الحال ترجمہ ہی شائع کر دیا جائے اور اس کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے ڈیبو والے انداز سے، یعنی بکسوں (خانوں) کے اندر قرآنی متن اور انہی خانوں (بکسوں) میں ان الفاظ کا اردو ترجمہ دے کر، شائع کیا جائے۔ چنانچہ بکسوں (خانوں) کی رعایت سے فائدہ اٹھا کر ترجمے میں بھی لفظوں سے تھوڑا سا انحراف کر لیا گیا، تاکہ ترجمے میں مزید سلاست و شگفتگی پیدا ہو جائے۔

جیسے مثال کے طور پر ﴿ذَهَبَ اللَّهُ﴾ کے ترجمے (لے گیا اللہ) کو ”اللہ لے گیا“ سے، ﴿عَلَى بَعْضٍ﴾ کے ترجمے

(اوپر بعض کے) کو ”بعض پر“ سے، ﴿مَعَ نُوحٍ﴾ کے ترجمے (ساتھ نوح کے) کو ”نوح کے ساتھ“ سے، ﴿أُولَٰئِكَ﴾ کے ترجمے (پہلے ان دونوں میں سے) کو ”ان دونوں میں سے پہلا“ سے، ﴿جِلَّالَ الدِّیَارِ﴾ کے ترجمے (درمیان شہروں کے) کو ”شہروں کے درمیان“ سے بدل دیا گیا۔ وعلیٰ هذا القیاس، ان جیسی دوسری ترکیبیں یا الفاظ ہیں۔

الفاظ میں تقدیم و تاخیر یا انحراف سے مقصود سلاست و شگفتگی ہے جس کا جتنا اہتمام ہو جائے، اس سے ترجمے میں حسن و جلال اور ہوتا ہے اور تفہیم میں آسانی بھی۔ اور یہ انحراف بھی اس لیے کیا گیا ہے کہ متن اور ترجمہ دونوں ایک ہی خانے میں نہ لگے کی وجہ سے قارئین کو یہ معلوم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ ﴿ذَهَبَ اللَّهُ﴾ میں ”لے گیا“ کا ترجمہ اور ﴿مَعَ﴾ میں (ساتھ) کا ترجمہ ”کس لفظ کا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس تھوڑی سی ترمیم سے یہ لفظی ترجمہ، تقریباً لفظی بھی رہا اور اسلوب کا آئینہ دار بھی ہو گیا۔ اس اعتبار سے ہم اسے لفظی ترجمہ اور سلاست کا ایک حسین امتزاج بھی کہہ سکتے ہیں۔

اور اس ترجمے کا یہی اصل امتیاز ہے، اور اس کی بعض دیگر خصوصیات کا ضمیمہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ بکسوں (خانوں) میں کرنے کا کام مولانا محمد امین ثاقب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کیا، نئی اصلاح و ترمیم کا بیشتر کام رکن ادارہ مولانا محمد عبد الجبار صاحب نے راقم کی مشاورت سے کیا اور اس کی تصحیح و پروف ریڈنگ میں ادارہ کے دوسرے رفقاء مولانا منیر احمد رسو پوری، مولانا محمد عثمان منیب، مولانا سلیم اللہ زمان، حافظ اقبال صدیق مدنی وغیرہ مولانا موصوف کے ساتھ شریک رہے۔

ان سب کا شکریہ راقم اپنی طرف سے بھی اور ادارے کی طرف سے بھی ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی حسنہ کو قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا سے ان کو دنیا و آخرت میں نوازے۔ جزاءہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء راقم آخر میں ایک مرتبہ پھر عظیم القدر عزیز حافظ عبد العظیم اسد اللہ اور مسلک سلف کے شیدائی و فدائی اور قرآن و حدیث کی عالمی پیانے پر نشر و اشاعت کے لیے شب و روز متحرک و سرگرم جناب عبد المالک مجاہد اللہ دونوں کا شکر گزار ہے کہ ان دونوں بھائیوں نے اس کام میں بھرپور تعاون فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے مخلصانہ تعاون کے بغیر یہ عظیم منصوبہ پایہ تکمیل نہ پہنچ سکتا تھا، اللہ تعالیٰ ان کی مساعی حسنہ کو قبولیت سے نوازے اور ان کا بہترین صلہ انہیں دنیا و آخرت میں عطا فرمائے اور انہیں اور ہم سب کو اپنے دین کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق دے۔

ایں دعا ازمن واز جملہ جہاں آمین باد

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبہ تحقیق و تالیف دارالسلام لاہور

ربیع الاول 1426ھ - مئی 2005ء

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ
(۱۱ مَرَكِبَةً)بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شرح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہےرُكُوعَاتُهَا
۱

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ	الْعَالَمِينَ ①
تمام تعریفیں	اللہ ہی کیلئے ہیں	(جو) پالنے والا ہے	سارے جہانوں کا
الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ ②	مَلِكِ	يَوْمِ الدِّينِ ③
نہایت مہربان	بڑا رحم کرنے والا ہے	مالک ہے	روز جزا کا
إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَإِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ ④
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ⑤	الَّذِينَ	صِرَاطَ	الَّذِينَ
دکھا ہمیں	راستہ	سیدھا	راستہ
أَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ ⑥	غَيْرِ	الْمَغْضُوبِ
انعام کیا تو نے	ان پر	(وہ جو) نہیں	غصہ کیا گیا
عَلَيْهِمْ ⑦	وَلَا	الضَّالِّينَ ⑧	الَّذِينَ
ان پر	اور	نہ	(وہ گمراہ ہیں)

سُورَةُ الْبَقَرَةِ
(۱۱ مَرَكِبَةً)بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شرح) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہےرُكُوعَاتُهَا
۲۸

الَّذِينَ	لَمْ يَكُنْ لَهُمْ	كُتُبٌ	لَا رِيبَ فِيهِ هُدًى	لِّلْمُتَّقِينَ ①	الَّذِينَ
وہ لوگ جو	یہ	کتاب ہے	نہیں کوئی شک اس میں ہدایت ہے	(اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے	وہ لوگ جو
يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ	وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ	وَمِمَّا	رَزَقْنَاهُمْ	إِيمَانًا	لَا يَنفِقُونَ ②
ایمان لاتے ہیں	غیب کے ساتھ	اور وہ قائم کرتے ہیں	نماز اور کچھ اس میں سے جو	ہم نے ان کو دیا	
وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ	وَمَا أُنْزِلَ	وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ	بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ	وَمَا أُنْزِلَ	وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں	اور وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	اس پر جو نازل کیا گیا	آپ کی طرف اور جو	نازل کیا گیا
وَمِن قَبْلِكَ	وَبِالْآخِرَةِ هُمْ	يُوقِنُونَ ③	أُولَئِكَ عَلَى هُدًى	مِّن رَّبِّهِمْ	وَأُولَئِكَ هُمُ
آپ سے پہلے اور آخرت پر	یہی لوگ یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ ہدایت پر ہیں	اپنے رب کی طرف سے اور		
أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ④	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا	سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ	أَنذَرْتَهُمْ	أَمْ لَمْ	تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑤
یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں	بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا برابر ہے	ان پر آیا	آپ ڈرائیں انہیں	
أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑥	خَتَمَ اللَّهُ	عَلَى قُلُوبِهِمْ	وَعَلَى سَمْعِهِمْ	وَعَلَى	أَبْصَارِهِمْ
یا نہ ڈرائیں انہیں نہیں	وہ ایمان لائیں گے	مہر لگا دی ہے	اللہ نے اوپر ان کے دلوں کے	اور اوپر ان کے کانوں کے	
وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ عَظِيمٌ ⑦	وَمِنَ النَّاسِ	مَنْ	يَقُولُ
اور اوپر ان کی آنکھوں کے پردہ ہے	اور ان کے لیے	عذاب ہے	بہت بڑا اور بعض لوگ (وہ ہیں) جو		
يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ	وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَمَا هُمْ	بِمُؤْمِنِينَ ⑧	يُخَدِّعُونَ اللَّهَ	بِأَنفُسِهِمْ
کہتے ہیں ہم ایمان لائے	اللہ پر اور یوم آخرت پر	حالانکہ نہیں ہیں	وہ ایمان لانے والے	وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں	
وَالَّذِينَ آمَنُوا	وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا	أَنْفُسَهُمْ	وَمَا يَشْعُرُونَ ⑨	وَالَّذِينَ	آمَنُوا
اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے	اور نہیں	وہ دھوکا دیتے	مگر اپنے آپ ہی کو اور نہیں	وہ شعور رکھتے	
فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ	فَزَادَهُمُ اللَّهُ	مَرَضًا	وَلَهُمْ	عَذَابٌ أَلِيمٌ	بِمَا
ان کے دلوں میں بیماری ہے	سوان کو اللہ نے بڑھا دیا	بیماری میں اور ان کے لیے	عذاب ہے	بڑا دردناک	بسبب اس کے
كَانُوا يَكْذِبُونَ ⑩	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ	قَالُوا إِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُونَ
(کہ) تھے وہ جھوٹ بولا کرتے	اور جب کہا جاتا ہے	ان سے نہ تم فساد کرو	زمین میں (تو) کہتے ہیں	ہم تو صرف	

مُصْلِحُونَ ۱۱) إِلَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۱۲) وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ
اصلاح کرنے والے ہیں خبردار بلاشبہ وہی ہیں فساد کرنے والے اور لیکن نہیں وہ شعور رکھتے اور جب کہا جاتا ہے ان سے
آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنْتُمْ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۱۳) إِلَّا إِنَّهُمْ هُمُ
تم ایمان لاؤ جیسے ایمان لائے لوگ (تو) وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے ایمان لائے بے وقوف خبردار بلاشبہ وہی ہیں
السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۱۴) وَ إِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمِنَّا
بے وقوف لیکن نہیں وہ جانتے اور جب وہ ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے (تو) کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے
وَ إِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ ۱۵)
اور جب تنہا ہوتے ہیں طرف اپنے سرداروں کی (تو) کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف استہزا کرنے والے ہیں
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمْدُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۱۶) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
اللہ استہزا کرتا ہے ان سے اور ان کو بڑھاتا ہے ان کی سرکشی میں وہ جھٹکتے پھرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے
اشْتَرَوْا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَبَأْسًا دَبَّحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۱۷) مَثَلُهُمْ
خریدی گمراہی ہدایت کے بدلے چنانچہ نہ نفع بخش ہوئی ان کی تجارت اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے ان کی مثال
كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ
اس (مض) کی سی ہے جس نے جلای آگ پھر جب روشن کر دیا اس (آگ) نے (اس کو) جو اس کے ارد گرد ہے
ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يَبْصُرُونَ ۱۸) صُمُّ بُكْمٌ
(تو) لے گیا اللہ ان کی روشنی اور انہیں چھوڑ دیا اندھروں میں نہیں وہ دیکھتے (وہ) بہرے ہیں گونگے ہیں
عَمًى فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۱۹) أَوْ كَصَيْبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ
اندھے ہیں لہذا وہ نہیں لوٹتے یا (ان کی مثال) زوردار بارش کی سی ہے (جو) آسمان سے (آتی) ہے اس میں اندھیرے
وَ رَعْدٌ وَ بَرْقٌ يَّجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۲۰) وَ اللَّهُ
اور گرج اور بجلی (ہے) وہ ٹھونکتے ہیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں بوجہ گزروں کے موت کے ڈر سے اور اللہ
مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۲۱) يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَتْ لَهُمْ
گھیرنے والا ہے کافروں کو قریب ہے بجلی اُچک لے ان کی آنکھیں جب بھی وہ چمکتی ہے ان پر
مَشَوْا فِيهِ وَ إِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۲۲) وَ لَوْ شَاءَ اللَّهُ
(تو) وہ چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں اور جب اندھیرا ہوتا ہے ان پر (تو) وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر چاہے اللہ

لَكَذِبٌ بِسَعْيِهِمْ وَ أَبْصَارُهُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۲۳) يَأْتِيهَا النَّاسُ
لے ہائے ان کے کان اور ان کی آنکھیں بے شک اللہ اوپر ہر چیز کے خوب قادر ہے اے لوگو!
اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۲۴) الَّذِي
تمہاری پرست کرو اپنے رب کی وہ جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ وہ جس نے
جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَ السَّمَاءَ بِنَاءً وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَخُزِّجَ
ملا تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اس نے نازل کیا آسمان سے پانی پھر نکالا
يَهِيَ مِنَ الشَّجَرِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۲۵) وَ
ملا اس کے پھلوں سے رزق تمہارے لیے لہذا نہ تم ٹھہراؤ اللہ کے شریک حالانکہ تم جانتے ہو اور
إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَ
اگر ہو تم شک میں اس سے جو نازل کیا ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر تو تم لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور
ادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّن دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۲۶) فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَ لَنْ
تم بلاؤ اپنے مددگاروں کو اللہ کے سوا اگر ہو تم بچے پھر اگر نہ تم کر سکو (یکام) اور (یاد رکھو) ہرگز نہیں
تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْجِبَارُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۲۷)
تم کر سکو لہذا بھاؤ اس آگ سے وہ جو اسکا ایندھن ہیں لوگ اور پھر وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے
وَ بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
اور خوشخبری دیجیے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے اچھے یقیناً ان کے لیے باغات ہیں بہت ہیں
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي
ان کے نیچے نہریں جب بھی وہ دیے جائیں گے ان میں سے کوئی پھل بطور رزق کے تو وہ کہیں گے یہ (تو) وہی ہے جو
رُزِقْنَا مِن قَبْلُ وَ اتُّوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۲۸) وَ لَهُمْ فِيهَا أَنْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
ہم دیے گئے تھے اس سے پہلے اور وہ دیے جائیں گے (رزق) اس سے ملتا جلتا اور ان کے لیے ان میں بیویاں ہیں پاکیزہ
وَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۲۹) إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةٌ
اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ نہیں شرماتا (اس بات سے) کہ بیان کرے مثال کوئی سی بھی مچھر کی (یا)
فَبِمَا قُوتُهَا ۳۰) فَمَا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ
اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہو (عظمت یا حقارت میں) پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے تو وہ جانتے ہیں بلاشبہ وہ حق ہے

مِنْ رَبِّهِمْ	وَ	أَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا	فَيَقُولُونَ	مَاذَا	أَرَادَ اللَّهُ	بِهَذَا	مِثْلًا
ان کے رب کی طرف سے اور لیکن جو لوگ کافر ہوئے تو وہ کہتے ہیں کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے ساتھ اس مثال کے							
يُضِلُّ	بِهِ	كَثِيرًا	وَ	يَهْدِي	بِهِ	كَثِيرًا	وَ مَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ١٦
وہ (اللہ) گمراہ کرتا ہے اس سے بہتوں کو اور وہ ہدایت دیتا ہے اس سے بہتوں کو اور نہیں وہ گمراہ کرتا اس سے مگر فاسقوں ہی کو							
الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ	وَ	يَقْطَعُونَ	مَا	أَمَرَ اللَّهُ			
وہ لوگ جو توڑتے ہیں اللہ کا عہد بعد اس کے پختہ کر لینے کے اور وہ کاٹتے ہیں اس چیز کو کہ اللہ نے حکم دیا ہے							
بِهِ أَنْ يُوصَلَ	وَ	يُفْسِدُونَ	فِي الْأَرْضِ	أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ١٧	كَيْفَ	تَكْفُرُونَ	
اس کی بابت یہ کہ (اے) ملایا جائے اور وہ فساد کرتے ہیں زمین میں یہی لوگ ہیں خسارہ اٹھانے والے کیسے تم کفر کرتے ہو							
بِاللَّهِ	وَ	كُنْتُمْ	أَمْوَاتًا	فَاحْيَاكُمْ	ثُمَّ	يُمِيتُكُمْ	ثُمَّ يُحْيِيكُمْ
ساتھ اللہ کے حالانکہ تھے تم مُردے تو اس نے تمہیں زندہ کیا پھر (وہی) تمہیں موت دے گا پھر (وہی) تمہیں زندہ کرے گا							
ثُمَّ إِلَيْهِ	تَرْجَعُونَ ١٨	هُوَ	الَّذِي خَلَقَ	لَكُمْ	مَا فِي الْأَرْضِ	جَمِيعًا	ثُمَّ
پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے وہی ہے (اللہ) جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب پھر							
اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ	فَسَوَّاهُنَّ	سَبْعَ سَمَوَاتٍ	وَ	هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ١٩	وَ		
وہ متوجہ ہوا آسمان کی طرف چنانچہ انہیں ٹھیک کر کے بنادیا سات آسمان اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے اور							
إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ	إِنِّي جَاعِلٌ	فِي الْأَرْضِ	خَلِيفَةً	قَالُوا			
(یاد کرو) جب کہا آپ کے رب نے فرشتوں سے یقیناً میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ انہوں نے کہا							
اتَّجَعَلْ فِيهَا	مَنْ يُّفْسِدُ	فِيهَا	وَ يَسْفِكُ	الدِّمَاءَ	وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ
کیا تو بناتا ہے اس (زمین) میں اے جو فساد کرے گا اس میں اور بہائے گا خون اور ہم تسبیح کرتے ہیں							
بِحَمْدِكَ	وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	إِنِّي	أَعْلَمُ	مَا لَا تَعْلَمُونَ ٢٠
تیری تعریف کے ساتھ اور ہم پاکیزگی بیان کرتے ہیں تیری (اللہ نے) کہا بے شک میں جانتا ہوں جو نہیں تم جانتے							
وَ	عَلَّمَ	أَدَمَ	الْأَسْمَاءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَقَالَ أَتُبْتُونَ
اور اس نے سکھائے آدم کو نام سب کے سب پھر اس نے انہیں پیش کیا فرشتوں پر پھر کہا مجھے خبر دو							
بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ	إِنْ كُنْتُمْ	صٰدِقِينَ ٢١	قَالُوا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَا إِلَّا مَا
ان چیزوں کے ناموں کی اگر ہوتی ہے سچے انہوں (فرشتوں) نے کہا تو پاک ہے نہیں ہے علم ہم کو مگر وہی جو							

ثُمَّ	إِنَّكَ	أَنْتَ	الْعَلِيمُ	الْحَكِيمُ ٢٢	قَالَ	يَا أَدَمُ	أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ	فَلَمَّا
پھر اس میں سکھایا بیشک تو ہی ہے خوب جاننے والا خوب حکمت والا (اللہ نے) کہا اے آدم! تو انہیں بتادے ان (چیزوں) کے نام پھر جب								
الْقَامَةِ	بِأَسْمَائِهِمْ	قَالَ	الَمْ	أَقُلْ	لَكُمْ	إِنِّي	أَعْلَمُ	غَيْبَ السَّمَوَاتِ
پھر اس نے انہیں ان کے نام (تو اللہ نے) کہا کیا نہیں میں نے کہا تھا تم سے (کہ) بلاشبہ میں جانتا ہوں چھپی باتیں آسمانوں								
وَالْأَرْضِ	وَ	أَعْلَمُ	مَا	تُبْدُونَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُونَ ٢٣
اور زمین کی اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تھے تم چھپاتے اور جب ہم نے کہا								
لَكُمْ	اسْجُدُوا	لِأَدَمَ	فَسَجَدُوا	إِلَّا	إِبْلِيسَ	أَبَى	وَ	اسْتَكْبَرَ
(فرشتوں) تم سجدہ کرو آدم کو تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور								
كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ٢٤	وَ	قُلْنَا	يَا أَدَمُ	اَسْكُنْ	أَنْتَ	وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ
تو کافروں میں سے اور ہم نے کہا اے آدم! ٹھہر تو اور تیری بیوی جنت میں اور تم دونوں کھاؤ اس میں سے								
وَلَمَّا	حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ	لَا	تَقْرَبَا	هَذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ٢٥
(اور) جہاں سے تم دونوں چاہو اور مت قریب جانا تم دونوں اس درخت کے ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے ظالموں سے								
فَلَزَلَهُمَا	الشَّيْطٰنُ	عَنْهَا	فَاخْرَجَهُمَا	مِمَّا	كَانَا	فِيهِ	وَ	
(اور) زلادیا ان دونوں کو شیطان نے اس سے اور نکلوا دیا اس نے انہیں اس (آرام و راحت) سے کہ تھے وہ دونوں اس میں اور								
لَنَا	أَهْبِطُوا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِي الْأَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ
ہم نے کہا اترو (یہاں سے) تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے اور فائدہ (اٹھانا ہے)								
إِلٰٓهِكُمْ ٢٦	فَتَلَقَىٰ	أَدَمُ	مِنْ رَبِّهِ	كَلِمَاتٍ	فَتَابَ	عَلَيْهِ	إِنَّهُ	هُوَ
(اللہ تعالیٰ) پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند کلمات چنانچہ توجہ ہوا (اللہ مہربانی کے ساتھ) اس پر بے شک وہی ہے								
الْغَوَابُ	الرَّحِيمُ ٢٧	قُلْنَا	أَهْبِطُوا	مِنْهَا	جَمِيعًا	فَمَا	يَأْتِيَنَّكُمْ	فَمِنِّي
پھر اتر کر ہوا (اللہ تعالیٰ) ہم نے کہا اترو تم یہاں سے سب پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت								
لَنْ	تَنبَغِيَ	هٰذِهِ	فَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ يَحْزَنُونَ ٢٨
تمہیں نے یہودی کی میری ہدایت کی تو نہ کوئی خوف ہوگا ان پر نہ وہ غمگین ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا								
وَ	كَذَبُوا	بِآيَاتِنَا	أُولَئِكَ	أَصْحَابُ	النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خَالِدُونَ ٢٩
اور (یہودی) ہماری آیتوں کو یہ لوگ ہیں دوزخ والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اے بنی اسرائیل! یاد کرو تم میری نعمت وہ جو								

كَسَبَ ۞	سَيَصِلُ	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ ۞	وَ امْرَأَتُهُ ۞	حَمَالَةَ الْحَطَبِ ۞
اس نے کمایا	وہ ضرور داخل ہوگا	ایسی آگ میں	جو شعلوں والی ہے	اور اس کی بیوی بھی	(جو) لکڑیاں ڈھونے والی ہے

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۞

اس کی گردن میں رسی (ہوگی) چھال کی مٹی ہوئی

رُفِعَهَا ۱
اِيَّاَهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْاٰخِلٰۤی
(۱۱۲) مَكِّيَّةٌ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞	اللّٰهُ الصَّمَدُ ۞	لَمْ يَلِدْ	وَلَمْ يُولَدْ ۞
آپ کہہ دیجیے وہ اللہ	یکتا ہے اللہ	بے نیاز ہے نہیں	اس نے (کسی کو) جنا اور نہیں (وہ خود) جنا

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

اور نہیں ہے اس کا ہمر کوئی بھی

رُفِعَهَا ۱
اِيَّاَهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْفٰلِقِی
(۱۱۳) مَكِّيَّةٌ

قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ الْفَلَقِ ①	مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ②	وَ	مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	صبح کے رب کی	(ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور	اندھیری رات کے شر سے	

اِذَا وَقَبَ ۞	وَمِن شَرِّ النَّفَّٰثٰتِ	فِي الْعُقَدِ ۞	وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ	اِذَا حَسَدَ ۞
جب وہ چھا جائے اور	پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے	گرہوں میں اور	حد کرنے والے کے شر سے	جب وہ حد کرے

رُفِعَهَا ۱
اِيَّاَهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شرع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

سُورَةُ النَّاسِ
(۱۱۴) مَكِّيَّةٌ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۞	مَلِكِ النَّاسِ ۞	اِلٰهِ النَّاسِ ۞
کہہ دیجیے میں پناہ میں آتا ہوں	انسانوں کے رب کی	انسانوں کے بادشاہ کی

مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِیِّ ۞	الَّذِیْ یُوسِّسُ	فِی صُدُوْرِ النَّاسِ ۞
وہ جو (ذکر اللہ کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے	وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے	لوگوں کے سینوں میں

مِّنَ الْجِنَّةِ ۞ وَ النَّاسِ ۞

جنوں میں سے اور انسانوں میں سے

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

شمار سورت	نام سورت	شمار پارہ	ترتیب نزول	صفحہ نمبر	شمار سورت	نام سورت	شمار پارہ	ترتیب نزول	صفحہ نمبر
01	سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ	1	5	24	29	سُورَةُ الْعَنٰكِبِ مَكِّيَّةٌ	20-21	85	481
02	سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ	1-2-3	87	25	30	سُورَةُ الزُّوْمِرِ مَكِّيَّةٌ	21	84	491
03	سُورَةُ آلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ	3-4	89	78	31	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	21	57	498
04	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَدَنِيَّةٌ	4-5-6	92	106	32	سُورَةُ الْحٰجَرِ مَكِّيَّةٌ	21	75	502
05	سُورَةُ الْمٰدَنَةِ مَدَنِيَّةٌ	6-7	112	138	33	سُورَةُ الْحٰجَرِ مَدَنِيَّةٌ	21-22	90	506
06	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	7-8	55	162	34	سُورَةُ سَبَا مَكِّيَّةٌ	22	58	518
07	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	8-9	39	188	35	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	22	43	527
08	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَدَنِيَّةٌ	9-10	88	217	36	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	22-23	41	535
09	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَدَنِيَّةٌ	10-11	113	228	37	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	23	56	542
10	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	11	51	251	38	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	23	38	551
11	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	11-12	52	267	39	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	23-24	59	558
12	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	12-13	53	285	40	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	24	60	570
13	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَدَنِيَّةٌ	13	96	302	41	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	24-25	61	580
14	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	13	72	310	42	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	25	62	589
15	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	13-14	54	317	43	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	25	63	597
16	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	14	70	324	44	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	25	64	605
17	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	15	50	343	45	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	25	65	608
18	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	15-16	69	357	46	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	26	66	613
19	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	16	44	373	47	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	26	95	619
20	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	16	45	382	48	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	26	111	625
21	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	17	73	396	49	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	26	106	632
22	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	17	103	407	50	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	26	34	635
23	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	18	74	418	51	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	26-27	67	639
24	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	18	102	427	52	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	27	76	644
25	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	18-19	42	438	53	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	27	23	647
26	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	19	47	446	54	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	27	37	650
27	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	19-20	48	459	55	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	27	97	654
28	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	20	49	469	56	سُورَةُ الْاٰنْكَسٰرِ مَكِّيَّةٌ	27	46	657

براہِ راست ترجمہ قرآن سیکھنے کے لیے

حرکت: پیش زبر اور زیر کو ”حرکت“ کہتے ہیں عربی میں ان کے نام حسب ذیل ہیں:

✽ **رفع یا ضمه:** پیش (۲) کو رفع یا ضمه کہتے ہیں اور جس لفظ کے آخری حرف پر یہ حرکت آئے اسے ”مرفوع“ اور کبھی ”مضموم“ کہتے ہیں، جیسے: (الْحَمْدُ)۔

✽ **نصب یافتہ:** زبر (ـ) کو نصب یافتہ کہتے ہیں اور جس لفظ کے آخری حرف پر یہ حرکت آئے اسے ”منصوب“ اور کبھی ”مفتوح“ کہا جاتا ہے، جیسے: (الصَّراطِ الْمُسْتَقِيمِ)۔

❁ **جز یا کسرہ:** زیر (-) کو جز یا کسرہ کہتے ہیں اور جس لفظ کے آخری حرف پر یہ حرکت آئے اسے ”مجزور“ اور کبھی ”مکسور“ کہتے ہیں، جیسے: (بِسْمِ اللّٰهِ)۔

تنوین: دو پیش دوز بر اور دوز بر کو ”تنوین“ کہا جاتا ہے۔ ان کی ادائیگی کے وقت [ن] کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اس [ن] کو نون تنوین کہتے ہیں، مثلاً: یَوْمٌ، حَبِلٌ، حَبِلٌ کو یَوْمُنْ، حَبِلُنْ اور حَبِلُنْ پڑھا جاتا ہے۔

سکون: حرکت کے نہ ہونے کی حالت کو ”سکون“ کہتے ہیں، اس کی علامت [۰] ہے جبکہ یہ علامتیں بھی مستعمل ہیں: [۸] [۵] انھیں جزم کہتے ہیں، جیسے: (لَمْ يَنْبَأْ) ”وہ خبر نہیں دیا گیا“ جزم لفظ کے درمیان میں بھی آتی ہے اور آخر میں بھی۔

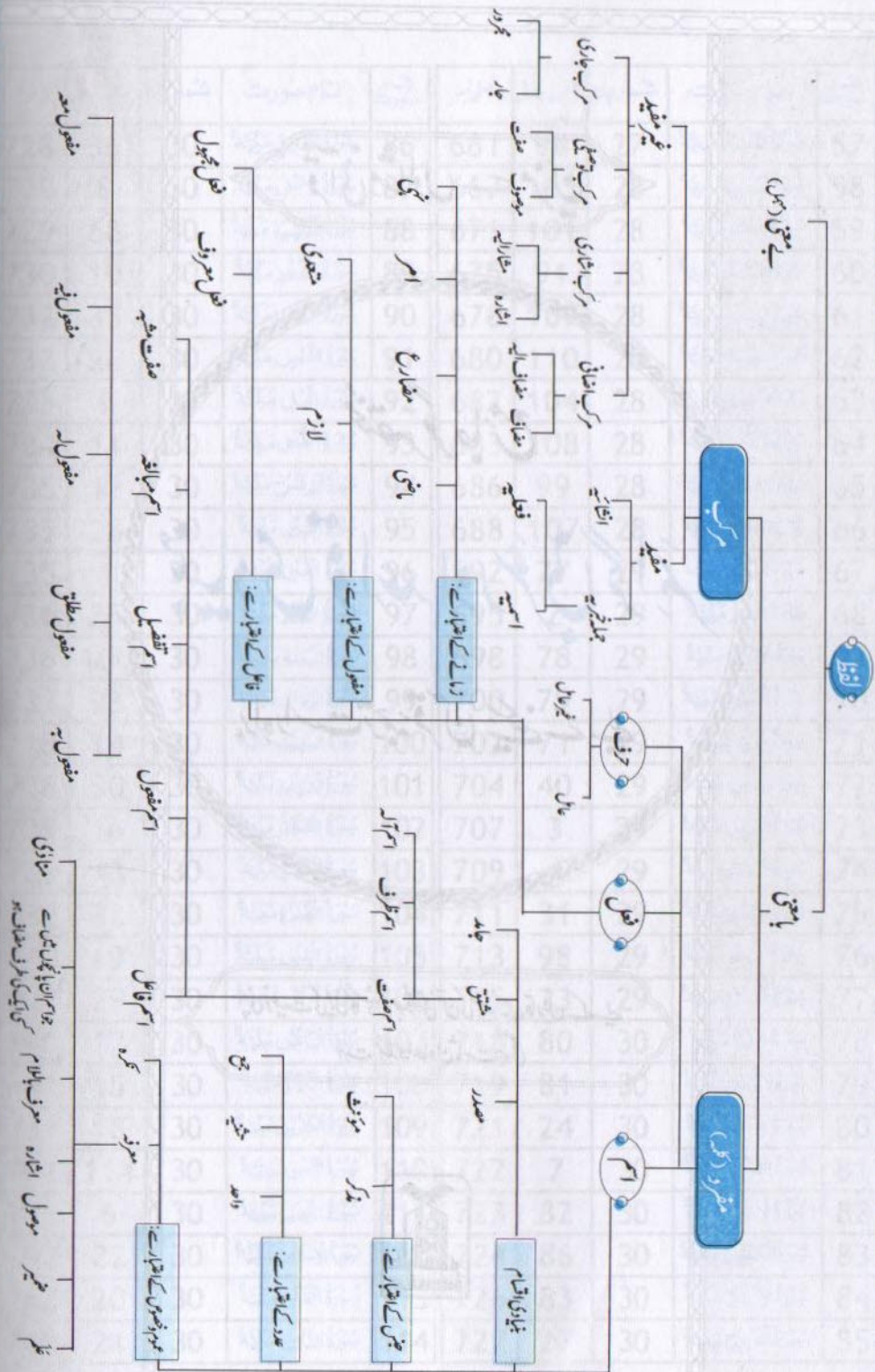
تشدید: علامت [س] کا نام تشدید یا شدہ ہے جس حرف پر یہ علامت ہو اسے مُشدّد کہتے ہیں اور وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، مثلاً: مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم۔

مفرد (کلمہ)

کلمہ: جس لفظ (Word) سے کوئی معنی سمجھ میں آئیں اسے ”کلمہ“ کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

☆ اسم ☆ فعل ☆ حرف

اسم (Noun): اسم وہ کلمہ ہے جو کسی کے نام یا صفت (اچھائی یا برائی) کو ظاہر کرے اور اپنے معنیٰ از خود بیان کرے مثلاً: مُحَمَّدٌ (بہت زیادہ تعریف کیا گیا)، اَرْضٌ (زمین)، قَمَرٌ (چاند)، بَابٌ (دروازہ)، صَادِقٌ (سچا)، صَالِحٌ (نیک)۔



فعل (Verb): فعل وہ کلمہ ہے جس میں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ پایا جائے اور وہ اپنے معنی از خود بیان کرے، مثلاً: خَلَقَ "اس نے پیدا کیا۔" دَعَا "اس نے پکارا یا دعا کی۔" يَسْمَعُ "وہ سنتا ہے یا سنے گا۔"

حرف (Preposition): حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بیان کرنے کے لیے اسم یا فعل کا محتاج ہو اور محض ربط کا فائدہ دے، مثلاً: ب "ساتھ" فِي "میں" وَ "اور"۔

نوٹ: اسم اور فعل کے پہچاننے کے لیے علامات مقرر ہیں جن کی مدد سے ہم انھیں ایک دوسرے سے ممتاز کر سکتے ہیں۔

علامات اسم

- * الف لام شروع میں آئے جیسے: (الصَّراطُ) "راستہ"۔
- * آخر میں زیر آئے جیسے: (يَبْدُوهُ الْخَيْرُ) "اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔" یہاں اسم [يَد] مکور ہے۔
- * مضاف الیہ ہو جیسے: (هُدًى اللَّهِ) "اللہ کی ہدایت۔" یہاں لفظ [اللہ] مضاف الیہ ہے۔
- * اس پر تونین آئے جیسے: (جَزَاءً) "بدلہ"۔
- * مسند الیہ ہو جیسے: (وَاللَّهُ خَبِيرٌ) "اور اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے۔" لفظ [اللہ] مسند الیہ (مبتدا) ہے جس کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔
- * منسوب ہو، جیسے: (أَعْمَى وَ عَرَبِيٌّ) "کیا (کتاب) عجمی اور (رسول) عربی ہے۔" أَعْمَى 'أعجمی' سے منسوب ہے اور عَرَبِيٌّ، عرب سے۔

* تصغیر ہو، جیسے: (قُرَيْشٌ) یہ قُرَش کا اسم مُصَغَّر ہے۔

* تشبیہ ہو، جیسے: (لَعْلًا مِثْلَ بَيْتَيْنِ) "دو بیتیم بچوں کا۔"

* جمع ہو، جیسے: (أَنْهَارٌ) "نہریں۔"

* موصوف ہو، جیسے: (النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ) "مطمئن روح" یہاں "النفس" موصوف ہے۔

* اس کے ساتھ تائے متحرک (ة) ملی ہوئی ہو، جیسے: (مُسَلَّمَةٌ) "صحیح سالم۔"

* مُنَادًى ہو، جیسے: (يَا أَدَمُ) "اے آدم!" یہاں [يَا] حرف ندا ہے اور أَدَمُ مُنَادًى ہے۔

نوٹ: فعل بذاتیہ جمع یا تشبیہ نہیں ہوتا بلکہ اسے فاعل کے اعتبار سے تشبیہ یا جمع کہا جاتا ہے۔

علامات فعل

- * شروع میں [قَدْ] ہو، جیسے: (قَدْ خَلَتْ) "تحقیق گزر چکی۔"
 - * شروع میں سین ہو، جیسے: (سَيَصْلِي نَارًا) "وہ ضرور آگ میں جائے گا۔"
 - * شروع میں سوف ہو، جیسے: (فَسَوْفَ يَأْتِ اللَّهُ بِقَوْمٍ) "تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا۔"
 - * شروع میں حرف جازم ہو، جیسے: (لَمْ يَلِدْ) "اس نے کسی کو نہیں جنا۔"
 - * آخر میں ضمیر متصل ہو، جیسے: (أَنْعَمْتَ) "تو نے انعام کیا۔" یہاں [ت] ضمیر ہے جو فعل کے ساتھ متصل ہے۔
 - * آخر میں تائے ساکن ملی ہوئی ہو، جیسے: (نَبَأْتُ) "اس نے خبر دی۔"
 - * امر ہو، جیسے: (وَأْمُرْ أَهْلَكَ) "اور اپنے گھر والوں کو حکم دے۔"
 - * نہی ہو، جیسے: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ) "(اے نبی!) اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔"
- نوٹ: فعل کی آخری چار (4) علامات کی تفصیل کے لیے آخر میں فعل کی بحث دیکھیے۔

اسم (Noun)

کسی شخص، چیز یا جگہ کے نام کو "اسم" کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ عربی زبان میں اسم کہلاتے ہیں اور اردو میں بھی بطور اسم استعمال ہوتے ہیں، مثلاً: کتاب، قلم، ورق، مسجد، نبی، رسول، امت، جماعت، حبیب، صدیق۔ اسماء کو عربی زبان میں دو طرح سے لکھا جاتا ہے:

✽ ان کے شروع میں [ال] لگا دیتے ہیں، جیسے: کتاب سے الْكِتَابُ، قلم سے الْقَلَمُ اور مسجد سے الْمَسْجِدُ ان کے معنی ہوں گے: خاص کتاب، خاص قلم، خاص مسجد۔ جیسے انگریزی میں "The" ہے تقریباً اسی طرح عربی میں [ال] ہے۔ اگر حروف شمیہ (ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن) سے شروع ہونے والے اسماء سے پہلے [ال] آئے تو ان حروف شمیہ پر شد آئے گی اور "ل" ساکت (Silent) ہوگا، یعنی پڑھا نہیں جائے گا، جیسے: (وَالشَّمْسُ) "سورج کی قسم!"

مرفوعات کی اقسام

عربی میں فاعل کی علامت رفع (پیش) ہے اور جس اسم کے آخر میں پیش ہو وہ مرفوع کہلاتا ہے مثلاً: ﴿وَقَالَ الرَّسُولُ﴾ میں [الرَّسُولُ] پر رفع ہے۔ یہ علامت ہے کہ [قال] فعل کا فاعل لفظ [الرَّسُولُ] ہے۔ اسی لیے قاعدہ ہے: كُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوعٌ، وَكُلُّ مَفْعُولٍ مَنْصُوبٌ ”ہر فاعل مرفوع اور ہر مفعول منصوب ہوتا ہے“ البتہ عربی زبان میں فاعل کے علاوہ اور بھی کئی کلمات ہیں جو مرفوع ہوتے ہیں مثلاً: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ میں [الْحَمْدُ] مرفوع ہے لیکن یہ فاعل نہیں اور اعراب کی اس حالت کو حالت رفعی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے مرفوعات کی آٹھ اقسام ہیں:

✽ **فاعل**: وہ ذات جس سے فعل واقع ہو جیسے: ﴿يَتُوبُ اللَّهُ﴾ ”اللہ توبہ قبول فرماتا ہے۔“
 ✽ **نائب فاعل**: ایسا مفعول جس کو فاعل کی جگہ پر لایا گیا ہو، جیسے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ﴾ ”اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔“ یہاں [مَثَلٌ] نائب فاعل ہے۔

✽ **مبتدا**: جس اسم سے جملے کی ابتدا ہو وہ مبتدا کہلاتا ہے اور یہ عموماً معرفہ ہوتا ہے جیسے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یہاں جملے کی ابتدا اسم [الْحَمْدُ] سے ہو رہی ہے لہذا یہ مبتدا ہے اور ایسے جملے کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔
 ✽ **خبر**: جملہ اسمیہ (جو جملہ اسم سے شروع ہو رہا ہے) کے دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں جیسے: ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ﴾ ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“ اس آیت میں لفظ [اللَّهُ] مبتدا اور [نور] خبر ہے۔

✽ **إِنْ وغیرہ کی خبر**: اسمیہ جملے کے شروع میں جب ”إِنْ“ تاکید کے لیے آتا ہے تو مبتدا کو اِنْ کا اسم اور خبر کو اِنْ کی خبر کہا جاتا ہے۔ اِنْ وغیرہ کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے: ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ”بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔“ یہاں لفظ [اللَّهُ] منصوب ہے کیونکہ یہ ”إِنْ“ کا اسم ہے۔ اور [غَفُورٌ] مرفوع ہے کیونکہ یہ خبر ہے۔

✽ **كَانَ وغیرہ کا اسم**: جملہ اسمیہ پر لفظ ”كَانَ“ آئے تو مبتدا ”كَانَ“ کا اسم کہلاتا ہے اور خبر ”كَانَ“ کی خبر کہلاتی ہے۔ اور ”كَانَ“ کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور خبر ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے: ﴿كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ ”اللہ بہت جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

✽ **مَا اور لَا کا اسم**: یہ بھی مرفوع اور اس کی خبر منصوب ہوتی ہے جیسے: ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ ”یہ (یوسف) بشر نہیں۔“

نوٹ: اگرچہ ”هَذَا“ بظاہر مرفوع نہیں لیکن حقیقت میں یہ مرفوع ہے جسے مرفوع تقدیری کہتے ہیں۔

✽ **لائی نفی جس کی خبر**: یعنی وہ ”لا“ جس کے ذریعے سے پوری جس کی نفی کی گئی ہو جیسے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ میں لفظ [اللہ] مرفوع ہے۔ اور [لَا] سے تمام معبودانِ باطلہ کی نفی ہے اس وجہ سے اسے لائی نفی جس کہا جاتا ہے۔

منصوبات کی اقسام

عربی زبان میں مفعول کی علامت نصب (ـِ) ہے اور جس کلمے کے آخر میں یہ علامت آئے، اسے منصوب کہتے ہیں۔ مثلاً: ﴿فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ﴾ ”چنانچہ فرعون نے رسول (موسیٰ) کی نافرمانی کی۔“ یہاں [الرَّسُولُ] پر نصب سے پتا چلا کہ یہ مفعول ہے، یعنی ان کی نافرمانی کی گئی ہے، مگر عربی میں مفعول کے علاوہ کچھ اور الفاظ بھی منصوب استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا﴾ ”اور لیکن وہ (ابراہیم) حق پرست تھے۔“ میں [حَنِيفًا] منصوب ہے لیکن مفعول نہیں تو اس لحاظ سے منصوبات کی بارہ (۱۲) اقسام ہیں اور اعراب کی اس حالت کو حالت نصبی کہتے ہیں:

✽ **مفعول بہ**: جس اسم پر فاعل کا فعل واقع ہو وہ مفعول بہ کہلاتا ہے، جیسے: ﴿وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ ”اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔“ یہاں [أَعْمَالُ] مفعول بہ ہے۔

✽ **مفعول مطلق**: وہ مصدر جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے آئے مفعول مطلق کہلاتا ہے جیسے: ﴿وَرَبِّ الْقُرْآنِ تَرْتِيلًا﴾ ”خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے۔“ میں لفظ [تَرْتِيلًا] مفعول مطلق ہے۔

✽ **مفعول لہ**: ایسا اسم جو کسی کام کی غرض و غایت بیان کرے کہ یہ کام کس بنا پر ہوا یا کیا گیا مفعول لہ کہلاتا ہے، جیسے: ﴿يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا﴾ ”ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔“ یہاں [غَصْبًا] مفعول لہ ہے۔

✽ **مفعول معہ**: وہ اسم جو واو بمعنی ”مَعَ“ کے بعد واقع ہو، اسے مفعول معہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا﴾ ”چھوڑ مجھے ساتھ اس کے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔“ یہاں [مَنْ] مفعول معہ ہے کیونکہ یہاں [و] مع کے معنی میں ہے جیسا کہ ترجمے سے واضح ہے۔

✽ **مفعول فیہ**: جس جگہ یا وقت میں فعل واقع ہو، اسے مفعول فیہ کہتے ہیں اور یہ ظرف ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

☆ ظرف مکان ☆ ظرف زمان

☆ **ظرف مکان**: جیسے ﴿وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ﴾ ”جبکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔“ یہاں لفظ [وَرَاءَهُ] مفعول فیہ (ظرف) ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

☆ **ظرف زمان**: جیسے ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ”جس دن ہم متقیوں کو رحمن کی طرف (بطور) مہمان اکٹھا کر لائیں گے۔“ یہاں لفظ [يَوْمَ] ظرف ہے۔